بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن

۳۲۱۰

تاریخ الوصول ۲۳/دسمبر ۲۰۰۸ء، ۲۴/ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ — الرقم المسلسل

تاریخ الاجراء ۲۹/دسمبر ۲۰۰۸ء / ۳۰/ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ — رقم الایصال

سوال ..... کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم چند ساتھی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ زید نے کہا بعض ساتھی ان آیات اور احادیث کو جس میں ''فی سبیل اللہ'' کا ذکر ہو تبلیغ اور دعوت کی فضیلت میں بیان کرتے ہیں حالانکہ علماء نے لکھا ہے کہ ''فی سبیل اللہ'' جہاں مطلقاً مذکور ہو، وہاں جہاد یعنی قتال کیساتھ یہ ''فی سبیل اللہ'' خاص ہے لیکن عمرو نے جواب میں کہا کہ چونکہ دونوں کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے لہٰذا جہاد والی آیات اور احادیث کو تبلیغ اور دعوت کی فضیلت میں بیان کر سکتے ہو۔ لہٰذا مہربانی فرما کر علماء کے اقوال کی روشنی میں راہنمائی فرمائیں کہ اس طرح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ تحریف میں داخل ہے یا نہیں؟

المستفتی

خالد انور بمعرفت عبید اللہ

الجواب حامداً و مصلیاً ..... (۱)۔ جن آیات اور احادیث میں مطلقاً ''فی سبیل اللہ'' کا لفظ وارد ہوا ہے تو ان کا استعمال تمام خیر اور طاعت کے راستوں کیلئے جائز ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کی نماز کیلئے پاؤں چلنے پر (باب المشی الی الجمعة) میں حضرت ابو عبس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بیان فرمائی ہے: ''من أغبرت قد ماه فی سبیل الله حرّم الله علیه النار'' (جو شخص کہ اس کے دونوں پاؤں اللہ کے راستہ میں غبار آلود ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس پر حرام کر دیتے ہیں)۔

(۲)۔ رہی یہ بات کہ ''فی سبیل اللہ'' کا کلمہ جہاں مطلقاً مذکور ہو، وہاں جہاد یعنی قتال کے ساتھ خاص ہے، تو اصل بات یہ ہے کہ اطلاق کی صورت میں معنی مراد لینے میں مختلف اقوال ہیں، لیکن علماء کی تصریح کے مطابق امام ابو یوسفؒ کا قول لیتے ہوئے اس سے جہاد عرفی اور قتال فی سبیل اللہ ہی کے معنی مراد ہوں گے مگر اس سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ اس کے اندر کوئی اور طاعت داخل نہیں ہوگی یا کسی اور خیر کے راستے کیلئے اس کا استعمال نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں ان آیات اور احادیث کے فضائل تمام خیر اور طاعت کے راستوں کیلئے بیان کرنا درست ہے۔

لمافی صحیح البخاری (۱/۱۲۴): قال حدثنا عبایة بن رفاعه قال ادرکنی ابو عبس وأنا اذهب الی الجمعة فقال سمعت رسول الله ﷺ یقول: من أغبرت قدماه فی سبیل الله حرّمه الله علی النار۔

وفی المرقات (۷/۳۲۹): قوله "فی سبیل الله" هو فی الحقیقة کل سبیل یطلب فیه رضاه، فیتناول سبیل العلم وحضور صلاة جماعة وعیادة مریض وشهود جنازة ونحوها۔ لکنه عند الاطلاق یحمل علی سبیل الجهاد وقیل یحمل علی سبیل الحج..... ومن هنا وقع الاختلاف فی مصرف الزکاة عند قوله تعالیٰ "وفی سبیل الله" هل هو منقطع الغزاة وهو قول أبی یوسف او منقطع الحاج وهو قول محمدؒ۔

وفی البدائع (۲/۴۵): واما قوله تعالیٰ (وفی سبیل الله) عبارة عن جمیع القرب فیدخل فیه کلّ من سعی فی طاعة الله وسبیل الخیرات اذا کان محتاجا۔ وقال ابو یوسف: المراد منه فقراء الغزاة لأن سبیل الله اذا اطلق فی عرف الشرع یراد به ذالك، وقال محمد: المراد منه الحاج المنقطع۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبه

احسان اللہ بن محمد عزیز

دار الافتاء جامعہ دار العلوم یاسین القرآن

الجواب صحیح

رئیس دار الافتاء — المفتی السید نجم الحسن الامروہوی

28 DEC 2008

Scanned by CamScanner